مکاتیب حضرت مولانا بدرِ عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

حضرت مولانا بدرِ عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مکرم ومحترم جناب مولانا محمد یوسف صاحب بنوری دام مجدکم السامي!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بندہ مع الخیر ہے اور جناب کی عافیتِ مزاج کا طالب ہے، مکرمت نامہ موصول ہوکر باعثِ صد مسرت و ابتہاج ہوا۔ مولانا! درحقیقت آپ کے خط سے بہت ہی اطمینان نصیب ہوا، میرے نزدیک مدرسہ کی روح نہ تو روپیہ ہے نہ عمارت، بلکہ قابل اور دلسوزی رکھنے والے اساتذہ ہیں اور مستعد اور فہیم طلبہ، یہ دوسرا عنصر بھی پہلے ہی عنصر پر موقوف ہے، فی زمانہ اساتذہ گو بہت ہیں، لیکن احقر کے نزدیک بعدِ دانا مل بھی نہیں، آپ کے تشریف لانے سے مدرسہ میں جان پڑ جائے گی، اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت میں ایک فرد بھی قابل موجود ہو تو جماعت ناکام نہیں ہوسکتی۔

خدا کرے آپ کا عزمِ حج پورا ہو اور اس حقیر کو بھی رفاقت میسر ہو، اور اس فرصت میں مدرسہ کے مستقبل پر کافی غور وخوض کرلیا جائے، بندہ چاہتا ہے کہ جناب یہاں ملازمت کا نظریہ نہ رکھیں، بلکہ یہ عزم فرمالیں کہ ایک مدرسہ کی تاسیس کرنی ہے، ملازمت کے لیے اور نفوس بہت ہیں، احقر بھی اگر آپ کے شریکِ کار رہا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اسی نظریہ سے ہوگا۔

اور اب تک جو دست و پا مار رہا ہوں، وہ بھی اسی نظریہ کے ماتحت ہیں، کام کا میدان بہت

وسیع ہے، اور پُرخلوص جد و جہد کے بعد ناکامی کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ دل چاہتا ہے کہ اب آپ گزشتہ تاریخ کو پسِ پشت ڈال کر مجھے اپنا ایک مخلص رفیق سمجھ لیں، میرا ارادہ اب ملازمت کا نہ تھا، آخر آپ کو معلوم ہوگا کہ جامعہ عباسیہ کے شیخ الجامعہ کے عہدہ سے بڑھ کر تو بظاہر یہاں کوئی ملازمت نہیں ہوگی، وزیرِ تعلیمات نے اس عہدے کے لیے براہِ راست اس حقیر کا انتخاب فرمایا، اور مولانا (شبیر احمد) عثمانی مرحوم کو بھی لکھا کہ وہ احقر پر زور دیں، مگر درس گاہوں کے تلخ تجربہ کے بعد اب دوبارہ تجربوں کی ضرورت نہ تھی، اس لیے انکار کر دیا تھا، مولانا ادریس صاحب (کاندھلویؒ) کا تقرر اس کے بعد ہی عمل میں آیا، مگر وہ بے چارے سیدھے آدمی ہیں، وہاں کا نظم ان کے قابو میں نہ آسکا، اور اب وہاں فساد کی شکل پیدا ہوگئی ہے۔

مدت سے احقر کا خیال ایک مرکزی دار العلوم کا تھا، محترم مولانا احتشام الحق صاحب کی مساعی سے یہ صورت بن گئی، مگر چوں کہ یہ اپنی قلبی تمنا کا ثمر ہے، اس لیے بادلِ نخواستہ یہاں منسلک ہو جانے کا کچھ نہ کچھ قصد کر لیا ہے، البتہ یوں دل چاہتا ہے کہ قابل افراد اگر جمع ہو جائیں تو پھر اپنا مقدر بھی جاگ اُٹھے، مدارس کی مشکلات سے آپ آشنا ہیں، تشریف لے آئیں تو ان اُلجھنوں کو بھی دور کرنے کی فکر کی جائے، تنگ نظر احباب سے سابقہ پڑتا ہے، اب حالات بہت بدل چکے ہیں، شخصیت پرستی کا دور ختم ہو چکا، ہر شخص کے دماغ میں آزادی سما چکی ہے، ماحول ایسا نازک ہے کہ ہماری ذرا سی بے عنوانیاں گرفت میں آسکتی ہیں، لیکن ہم ہیں کہ ابھی تک اسی خوابِ خرگوش میں ہیں، وہی بے عملی، وہی خود پسندی، وہی شخصیت پرستی، وہی برخود غلط فہمی چلی جارہی ہے، اوقات کی پابندی، محنت وتندہی کے خلاف ہے، اور اپنے نونہال علماء پر بے جا تسلط کا شوق دماغوں میں سمایا ہوا ہے، ذرا ذرا سی باتوں پر تنافس، معمولی معمولی باتوں پر دل گرفتہ ہو جانا ہماری خصلت بن چکی ہے۔ یہاں لوگ بہت مسرور ہیں کہ اساتذہ کرام آرہے ہیں، میں دل ہی دل میں خائف ہوں اور شرمندہ کہ دیکھیے کہیں ہوا خیزی نہ ہو، کمزوری کسی ایک شعبہ میں نہیں، تقریباً ہر شعبہ اسی میں ہے۔

فی زمانہ ایک عالم میں اخلاق، نشست و برخاست کی قابلیت، علمِ مجلسی، طرزِ گفتگو اور علو ہمتی بھی درکار رہے، تنخواہوں کا معیار یہاں قصداً اونچا رکھا گیا ہے، تاکہ علماء دوسرے طبقہ کے شانہ بشانہ رہ سکیں، مگر یہاں اسی شانِ افلاس کا مظاہرہ تصوف میں شمار ہوتا ہے، پھر درس کے اندر تبدیلی اور طرزِ درس اور نصاب کی تبدیلی تو ایک اہم مسئلہ ہے، ضرورت اس پر مجبور کرتی ہے، مگر ہم ابھی تک کافیہ سے ہٹنے کو تیار نہیں، آپ سے اُمید ہے کہ ان سب میدانوں کو آکر جیت لیں گے، اس لیے مدتوں سے آپ

کی آمد کی تمنا تھی، الحمدللہ کہ اب وہ قدرت نے پوری فرمادی، فللّٰہ الحمد والمنۃ ، ولکم الفضل والشکر!

کہیے! اگر کچھ رقم کی ضرورت ہوتو اس کے ارسال کرنے کی تدبیر سوچی جائے، شعبان سے بہرحال آپ کا تقرر ہو چکا ہے، سکہ کی تبدیلی کے مسئلہ نے جان ضیق میں ڈال رکھی ہے، لیکن فرمائیں تو کم ازکم کچھ فکر کی جائے، خط وکتابت فرماتے رہیں تو ایک دوسرے کو حالات کا علم رہے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ یہاں آکر مسرور ہوں گے اور عمل کا میدان بدرجہا وسیع پائیں گے، آپ کا مکتوب میں نے جناب مہتمم صاحب کے پاس بھیج دیا ہے۔

فقط

بندہ بدرِعالم میرٹھی

۴ رمضان المبارک

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....